ہے' صاف کہنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں اور بس۔

اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں' باہمی اختلاف کو ختم کر کے یکجا ہو جائیں۔ عالم اسلام کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق اور مظلومیت کی حمایت کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ انسانیت کی بقاء اور سلامتی کا درس اسلام نے دیا ہے' آج مکالمے کا وقت نہیں' مکالمہ اس وقت ہوگا جب اسلام بالا دست اور غالب ہوگا' آج مزاحمت اور مقابلے کا وقت ہے' یہ جنگ تو جیتی ہی جائے گی' اسلام کی فتح ہوگی' ان شاء اللہ لیکن ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کربلا سے ۱۴۰۰ سال پہلے بچھڑنے والے آج پھر کربلا پر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اسلام ہی انسانیت کا آخری سہارا ہے' لیکن ہمیں اس کا نمونہ اور ماڈل پیش کرنا ہوگا۔ دنیا کے ہر مظلوم کے حق میں آواز بلند کرنا ہوگی۔''

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مختصر استقبالیہ کلمات میں کہا :

''سب سے پہلے آج کی اس تقریب کو رونق بخشنے والے معزز مہمانان گرامی اور شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ حضرات کی تشریف آوری سے خوشی اور حوصلہ افزائی ہوئی۔ آج پوری دنیا ایک کرب و اذیت سے گزر رہی ہے' ظلم و بربریت کے دل دہلا دینے والے مناظر' انسانیت کی تذلیل و توہین اور حیوانی کردار و علم نام نہاد مہذب دنیا اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ ان حالات کے آثار کچھ عرصہ قبل سے ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ہم بتدریج اس مقام تک پہنچے ہیں' جب خطرات سر پر منڈلا رہے تھے تو احساس نہیں تھا' جب آگ اور خون کی بارشیں ہونے لگیں تو جائے پناہ ملنا مشکل ہوگئی۔ ان حالات پر تفصیلی مباحث اور مذاکرے اور وضاحتیں ہوتی رہیں۔ جب افغانستان میں اسلامی حکومت کا قیام اور اسلام کا عملی نفاذ ہوا تو مغرب نے اسلام کی غلط تعبیر اور پروپیگنڈہ مہم شروع کردی' میڈیا وار کا آغاز کیا' اور حقائق کو مسخ کر کے دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کی باقاعدہ مہم شروع کردی۔ اس وقت سے مغربی میڈیا کے نمائندے دارالعلوم حقانیہ آنا شروع ہوئے اور اسلام و طالبان کے حوالہ سے مختلف نوعیت کے انٹرویوز لیتے رہے' ہم نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنا موقف' اسلام کا اصل چہرہ' اسلامی تعلیمات کی وضاحت اور مغربی پروپیگنڈہ کا توڑ کرنے کے لئے میڈیا کا جواب میڈیا کے ذریعے دینے کی بھرپور کوشش کی تاکہ حقائق دنیا کے سامنے لائے جاسکیں۔ اس موقع پر خاموش رہنا یا حقائق کے اظہار سے اجتناب کرنا مغربی پروپیگنڈہ کی تصدیق کے مترادف تھا اسلئے ہم میدان میں نکلے اور ہر ٹیم کو مفصل حالات بیان کیے۔ اسلام اور طالبان کے عزائم' مقاصد و اہداف اور امن و سلامتی کے عملی مظاہرہ کی تصاویر بیان کیں' امریکہ اور اس کے حواریوں کے مظالم' جارحیت اور اسلام دشمنی کو کھل کر بے نقاب کیا۔ مغربی دنیا والے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گئے ہیں کہ دینی مدارس دہشت گردی اور اسلحہ کی تربیت گاہیں نہیں ہیں بلکہ امن و سلامتی اور درس و تدریس کی تعلیم گاہیں اور انسانیت و شرافت کی تربیت گاہیں ہیں۔

امریکہ نے اسلامی دنیا کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کر کے اپنے لئے مشکلات بڑھائی ہیں' افغانستان میں

امریکہ باوجود اپنی مکمل سپر طاقت اور پوری عالمی حمایت کے امن قائم نہیں کر سکا' وہاں غیر ملکی فوجی محفوظ نہیں ہیں' عراق میں قیام امن کا سلسلہ کھٹائی میں پڑ چکا ہے' اور عراقی عوام نے غیر ملکیوں کا وجود اس سرزمین پر برداشت کرنے سے انکار کر دیا ہے' امریکہ کو لاشوں کے تحفے وصول کرنے پڑ گئے ہیں' اگر انکی پالیسی پہلے روز سے ہی منصفانہ اور حقائق پر مبنی ہوتی تو دنیا امن و سکون سے رہتی افغانستان کی سرزمین پر روس کا انجام اس کیلئے باعث عبرت ہوتا۔ مجاہدین کی قربانیوں سے روس تہس نہس ہوا اور امریکہ واحد سپر پاور بن سکا' اب دنیا کو امن دینا اور انصاف قائم کرنا اسکی ذمہ داری تھی مگر اس نے پوری دنیا بالخصوص تیل سے مالا مال خلیجی ممالک کو اپنی کالونی بنانے کی پالیسی پر عمل کیا' اس جارحیت کے نتائج ابھی مزید سامنے آتے رہیں گے' بہر حال مغربی میڈیا کے ذریعے اسلام کا دفاع اور مقدمہ پیش کیا گیا تو اس کو بھی میڈیا میں توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا حقائق کو پھر بھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ مجبوراً یہ سوچنا پڑا کہ ہماری کوشش اور حقائق بیانی دنیا پر کیونکر عیاں ہو سکے گی اس کیلئے ان انٹرویوز کو آڈیو کیسٹوں سے صفحہ قرطاس پر بکھیر کر کتابی شکل میں شائع کیا گیا اور آج وہ کتاب منظر عام پر آ چکی ہے' آپ حضرات نے اپنے بیانات میں بہت کچھ حقائق بیان کئے' وقت کی ضرورت و تقاضوں کا ذکر کیا' امید ہے خدا کرے یہ کتاب اور یہ تقریب بیداری امت کا باعث بنے اور اسلام کی عظمت کا بول بالا ہو''

مہمان خصوصی وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق صاحب نے خطاب میں کہا کہ:

''دنیا انتہائی نازک صورتحال سے گزر رہی ہے' مسلمانوں کو ہر سمت سے کچلا جا رہا ہے' عالم کفر کی ہر طرف سے یلغار ہے' اس نازک صورتحال میں حکومتیں انتہائی سوچ سمجھ کر پالیسیاں مرتب کرتی ہیں' دنیا سے کٹ کر بھی نہیں رہا جا سکتا اور اپنے وجود کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مسلمان مظلوم ہیں' مغربی جارحیت کا شکار ہیں' افغانستان کو جہاد کے ذریعے روس جیسی سپر پاور سے نہ صرف آزادی ملی بلکہ روس کو ٹکڑے ٹکڑے ہونا پڑا۔ جہاد کو آج دہشت گردی کی علامت بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی بھی مسلمان جہاد جیسے فریضہ کا منکر نہیں ہو سکتا۔ میرے والد جنرل ضیاء الحق مرحوم نے جہاد افغانستان کی سرپرستی اور تعاون کی پاداش میں اپنی جان قربان کر دی' مسلمانوں کی بقاء جہاد میں ہے' آج دنیا جہاد اور دہشت گردی میں تمیز کرے' جہاد کسی خاص مقصد کسی مخصوص ایجنڈے اور مشن اور کسی مذہبی تعلیمات کا پابند ہوتا ہے جبکہ دہشت گردی کا کوئی مذہب اور کوئی مقصد، مدعا نہیں ہوتا صرف وحشت و بربریت پھیلانے اور خوف و ہراس طاری کرنے کے لئے دہشت گردی کی جاتی ہے' ہمیں انتہائی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے' اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھنا ہے' آج ہمارا ملک اندرونی سازشوں میں گھرا ہوا ہے' مسجدیں' مدارس' امام بارگاہیں' سڑکیں اور اجتماعات محفوظ نہیں رہے ہر طرف خوف و ہراس کی کیفیت ہے یہ ملک تو امن کا گہوارہ ہونا چاہیے تھا' کون ہے جو اس امن کو تباہ کر رہا ہے۔ اصل دشمن اور در پردہ ہاتھوں کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے' اصل مجرم کو تلاش کیا جائے تاکہ اس بدامنی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکے۔ اس میں بیرونی ہاتھ بھی کارفرما ہوتے ہیں' پڑوس میں ہمارے دیرینہ دشمن ایسی مذموم حرکات سے اس ملک